خلافت لائبریری ربوہ

سوموار
10- اپریل 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 80 | سوموار- 9 ذیقعدہ - 1415ھ' 10 شہادت 1374ھش' 10 اپریل 1995ء

## قبولیت دعا کیلئے قواعد اور قوانین مقرر ہیں

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے' تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امانی اور امیدیں رکھتا ہے لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سنی جاتی ہیں یا خلاف امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے لیکن صالحین اور عبادالرحمان کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی مرضی ہو جائے دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار ہو۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۷ تا ۵۰۸)

## رضوانِ الٰہی میں سبقت لے جانے کی عادت ڈالیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ان تمام چیزوں میں یہ پیش نظر رکھے کہ نہ لعب غالب آئے' نہ لہو غالب آئے' نہ زینت غالب آئے' نہ تفاخر غالب آئے' نہ تکاثر غالب آئے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں کہ اگر وہ دنیا کے لحاظ سے قوموں پر غالب آجائیں تو قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ بلکہ ان سارے جذبات کو مذہبی اقدار میں تبدیل کریں اور مذہبی اقدار کی پیروی کی طرف اپنی توجہات کو مبذول کر دیں۔

لذتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرما رہا ہے کہ تمہیں کم نہیں حاصل ہوں گی۔ مثلاً لہو ہے لہو اختیار کرنے میں بھی ایک لذت ہے۔ مگر اللہ کی خاطر چھوڑنے میں بھی ایک لذت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لذت زیادہ ہے۔ زینت میں لذت تو ہے لیکن ظاہری زینت میں بھی ایک لذت ہے اور باطنی زینت میں بھی ایک لذت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ جن کو باطنی زینت حاصل ہو جائے ان کو ظاہری زینت کی کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ وہ بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور بے نیازی بتا رہی ہے کہ اندرونی زینت زیادہ لذت کا موجب ہے۔ اسی طرح تکاثر جو ہے یعنی مال اور اولاد میں تکاثر' جب مغفرت اور رضوان کے تکاثر میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے دوڑ شروع ہو جاتی ہے (ایمان والوں) کی کہ ہم رضائے باری تعالیٰ کو زیادہ حاصل کریں' تو اس میں ایسی لذت پاتے ہیں وہ ان ساری چیزوں کو حقیر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پھر یہ ساری چیزیں وہ شوق سے اللہ کے سامنے نچھاور کر دیتے ہیں۔ ان کو ان کی پرواہ ہی نہیں رہتی۔ ان سے بے تعلق DETACH ہونے لگ جاتے ہیں اور ان کو یوں نظر آتا ہے کہ جس طرح ان میں جان ہے ہی کوئی نہیں۔ دیکھتے ہی اس کو زرد ہیں۔ دنیا کو ایسی حالت میں دیکھتے ہیں جو ان کی کشش کو جذب نہیں کر سکتی۔ بے کیف زندگی دکھائی دیتی ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے ایک علیحدہ زندگی بسر کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی توجہ کو اب زیادہ بہتر مقصد مل گیا ہے۔

یہ وہ نقشہ ہے جو جماعت کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ اس کو اختیار کئے بغیر ہم دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ وہ (-) معاشرہ ہے جس کی تصویر کھینچی گئی ہے' اللہ تعالیٰ نے آخر پر جس کی تصویر کھینچی ہے۔ جب تک ہمیں یہ معاشرہ حاصل نہیں ہوتا ہم دنیا کے معاشرے کو بدل نہیں سکتے۔ بلکہ جب بھی ہم میں سے کوئی اس معاشرے میں جائے گا وہ مغلوب ہو جائے گا۔

میں نے دیکھا ہے کہ کمزور طبیعت کے لوگ انگلستان اور یورپ کے سفر میں جب ظاہری طور پر لہو و لعب کو کھل کھیلتا دیکھتے ہیں تو بے انتہا مغلوب ہو جاتے ہیں ذہنی طور پر۔ وہ سمجھتے ہیں لو جی' اصل زندگی تو ہے ہی یہی۔ ہم تو خواہ مخواہ خراب ہی رہے دنیا میں۔ ہم نے کیا حاصل کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ رہنا ان کو آتا ہے' پہننا ان کو آتا ہے' اوڑھنا بچھونا ان کو آتا ہے۔ کیسی خوبصورت گلیاں ہیں' کیسے خوبصورت محل بنے ہوئے ہیں' خوبصورت BEECHES ہیں' سمندر کے کنارے ہیں' باغات ہیں' پارک ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

**یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## نکاح

○ عزیزہ مکرمہ حمیرا منظور صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب محمد نگر لاہور کا نکاح مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب نے مورخہ ۹۵-۱-۳۰ کو رٹز شادی ہال شملہ پہاڑی لاہور میں ہمراہ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب بعوض پچاس ہزار روپے پڑھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

نسیم سیفی

○ مکرم مقصود احمد ابن مکرم راجہ منظور احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیۃ الحنان صاحبہ بنت مکرم محمد قاسم خان صاحب مورخہ ۶- اپریل ۱۹۹۵ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں حق مہر مبلغ ۵۰ پچاس ہزار روپے پر بعد نماز عصر پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## تقریب رخصتانہ

○ مکرمہ خالدہ رفعت صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ہمراہ مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ ۹۵-۳-۲۲ بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

۹۵-۳-۲۳ بروز جمعرات تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ محترم ڈاکٹر کرنل محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے دعا کرائی اور بچی کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

مورخہ ۹۵-۳-۲۴ کو ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

## درخواست دعا

○ عزیزہ صبیحہ نصرت (متعلمہ جماعت چہارم) بنت مکرم منیر احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ دو ہفتے سے ملیریا اور ٹائیفائڈ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۱۰ - شہادت ۱۳۷۴ ہش ۱۰ - اپریل ۱۹۹۵ء

# اللہ تعالیٰ کی صفات اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد اس کی صفات ہیں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں اس کے اخلاق کے مطابق اپنے اخلاق کو ڈھالنا چاہئے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی حدود میں رہتے ہوئے ہم جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بن سکیں چاہئے کہ ہم ضرور بنیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات ایسی ہیں کہ انسان مکمل طور پر ان کا مظہر نہیں بن سکتا۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ جس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی ذات میں جمع کر سکتا ہے اور جس حد تک ان کا مظہر بن سکتا ہے اسے ضرور بننا چاہئے۔ ایسا کرنے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہونا ضروری ہے اور صرف آگاہ ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اسے اس سلسلے میں سرتوڑ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ وہ جتنی زیادہ کوشش کرے گا اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنتا چلا جائے گا۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں:-

"وہ (خدا) مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا اور متّصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں"

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق یہ باتیں جان لینے کے بعد ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو کلیتہً پاک اور صاف بنانے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر کسی خامی کو خوش ہو کر اس کی پذیرائی نہ کریں۔ اس کا توڑ کریں۔ گویا کہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوبیاں ہی خوبیاں نظر آئیں ہم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا فیض حاصل کرنے والے ہوں اور اس فیض کو دوسروں تک پہنچانے والے ہوں۔ ہم میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئے جسے ناپسندیدہ کہا جاسکے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اور اس میں عیب اور ضعف چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق و مالک ہے وہ ہماری کوششوں کو سراہتا ہے اور ان کی جزا دیتا ہے۔ پس ہم میں جو عیب اور ضعف ہے اس کو دور کرنا بھی ہمارے لئے نیکی ہی کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ متصف ہے ہر ایک کمال سے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہر وہ نیکی جو ہم کرسکتے ہیں کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا محدود دائرہ مکمل ہو سکے۔

اگر ہم کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی صفات کو انسانیت کے محدود دائرے میں اپنا سکتے ہیں اور یہی ہمارا فرض ہے ہمارے اخلاق اللہ تعالیٰ کی صفات کے مطابق ہو جائیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ذرہ ذرہ کو اب انوار کا گھر کر دیجے
قطرہ قطرہ کو بس اب رشک گہر کر دیجے
انقلابات اسی طرح سے کرتے کرتے
میری جانب بھی کبھی ایک نظر کر دیجے

ابوالاقبال

---

○

کہو ہر ایک سے نہ بات جی کی
پڑی آخر کسی کو کیا کسی کی

بہت ہے یہ ذرا سی بھی توجّہ
بہت ہے یہ توجّہ بھی ذرا سی

مسلسل حادثات اور آفتوں پر
مرے ہونٹوں پہ آئی اک ہنسی سی

یقیں کس پر کروں مَیں سوچتا ہوں
سنوں ساقی کی یا اُس کی نظر کی

ملے جب سے وہ دل کو بے کَلی ہے
وہ جب تک نہ ملے تھے بے کَلی تھی

شکستِ حُسن کا شاید سبب ہے
وفا کیشی مری آہِ رسا کی

مرا دل بدگماں سا ہو گیا ہے
ترے ہونٹوں کو عادت ہے ہنسی کی

جو اُن کی یاد میں تھوڑی سی گذری
حیات اپنی وہ اصلِ زندگی تھی

نہیں سارے زمانے سے شکایت
شکایت ہے تمہاری بے رُخی کی

بُرے وقتوں میں سارے چھوڑ بیٹھے
بھلے وقتوں میں سب سے دوستی تھی

بڑے ہی معتبر تھے جن کے ہاتھوں
ہماری کائناتِ دل لُٹی تھی

ملوّث کر نہ رنگینی سے اس کو
یہ پاکیزہ امانت ہے نظر بھی

ملی ہے جب سے غم کی فیض دولت
نہیں عظمت رہی کوئی خوشی کی

فیض چنگوی

## دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروفیسر میاں محمد افضل

# ۲۳ - مارچ اور پھول میلہ

قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں بعض دن اہم ہوتے ہیں۔ وہ دن جب اہم فیصلے کئے گئے۔ جب اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ جب اہم کارنامے سرانجام دیئے گئے۔ پاکستان کی تاریخ میں ۲۳ مارچ ایک اہم سنگ میل ہے اور ہم اسے بڑی باقاعدگی۔ بڑے اہتمام اور بڑے فخر سے مناتے ہیں۔ آج ۲۳ مارچ کی صبح طلوع ہوئی اس نے کچھ یادیں تازہ کیں۔ کچھ جوش و جذبہ ابھارا اور کچھ اندرونی تلاطم سے بھی سامنا ہوا۔

آیئے اس میدان میں چلتے ہیں جو کسی زمانہ میں منٹو پارک تھا اور آج وہاں قرارداد پاکستان کا یادگاری مینار پچپن سال کی تاریخ اپنے دامن میں سموئے بڑے فخر سے سر اٹھائے ہوئے ہے۔ آج وہاں بہت رونق ہے۔ موسم بھی خوشگوار ہے۔ فراغت بھی ہے اور اندرون لاہور کے چھوٹے چھوٹے مکانوں سے نکلنے کا اچھا موقعہ بھی۔ پارک میں بہت رونق ہے۔ بچے رنگین۔ پرکشش لباسوں میں ملبوس دوڑ بھاگ رہے ہیں ہر سوچ و فکر سے آزاد۔ چہروں سے معصومیت جھلکتی ہوئی۔ خوشی اور مسرت چھلکتی ہوئی۔ بچے آزاد فضا میں سانس لیتے ہوئے۔ کلیلیں کرتے ہوئے۔ قہقہے اڑاتے ہوئے۔ بے فکری۔ بے تکلفی۔ خوشی و مسرت۔ ماں باپ کے چہرے چمکتے ہوئے۔ ماتھے دمکتے ہوئے۔ فضا اس آزادی کی صبح کی عکاسی کرتی ہوئی جس نے آج سے پچپن سال قبل اسی جگہ پر جنم لیا۔ لیکن یہ کیا کہ وہ مینار جو اس تاریخ ساز لمحے کی یادگار کے طور پر وجود میں آیا اس پہ ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ نہ جانے یہ کن سوچوں میں گم ہے۔ اس معطر اس خوشگوار اس پر مسرت فضا میں یہ سر نیوڑائے ہوئے کیوں ہے۔ اگر اسے قوت گویائی مل جائے تو شاید کچھ یوں گویا ہو "آخر میں مغموم کیوں نہ ہوں۔ وہ جن کی وجہ سے میں وجود میں آیا وہ تو اللہ کو پیارے ہوئے۔ خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہو گئیں۔ انہیں تو آخر جانا ہی تھا۔ وہ تو رخصت ہوئے مگر ان کے ساتھ وہ جذبہ جس کو انہوں نے بیدار کیا تھا وہ بھی فضا میں تحلیل ہو گیا۔ میری متلاشی نگاہیں چاروں طرف گھوم رہی ہیں لیکن مجھے تو آج ان ہنستے مسکراتے لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں دکھائی دے رہا جو اس جذبے سے کشاں کشاں یہاں آیا ہو۔ ایک بھی نہیں جو تجدید عہد کے لئے تیار نظر آئے۔ ایک بھی نہیں جو اچھل کود چھوڑ کر ماضی میں جھانکے اور اس یادگار جلسہ کی یاد تازہ کرے۔ کیا آج ایک بھی میرے پاس پہنچ کر اس یاد کو تازہ کرنے والا نہیں؟ میں پھول سے بچوں کو دیکھ کر خوش تو ہوں۔ وہ اس ملک کے خوبصورت پھول ہیں۔ اللہ کرے یہ پھول ہمیشہ مسکراتے رہیں لیکن کہاں گئی وہ خوشبو جو فضا کو معطر کرے؟ کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے میرے پاس پہنچ کر اس عہد کو دہرانا تھا۔ کہاں گئے وہ محب وطن انسان جنہوں نے ان ننھے منھوں کو اپنی تاریخ سے آشنا کروانا تھا۔ یوں تو کچھ اکابرین چلتے پھرتے نظر آئے اور ایک وقت ایک ریلا بھی آیا۔ ایک جم غفیر نے بھی گھیرا ڈالا۔ مگر میری نگاہیں ترستی رہیں کہ کوئی اس جگہ کھڑا ہو کے تاریخ کے ورق الٹے اور نوجوان نسل کو یہ بتلائے کہ آج سے پچپن سال قبل مولوی فضل الحق صاحب نے کیا کہا اور بانی پاکستان قائداعظم نے کس جوش و جذبہ اور کن محرکات کی بنا پر ایک نئے ملک کی بنیاد ڈالی۔ ایسے میں میں مغموم کیوں نہ ہوں۔ مجھ پہ اداسی کیوں نہ ہو چھائے اور سراسر احساس شرمندگی سے کیوں نہ جھک جائے"۔

ارے پگلے چھوڑ ان سوچوں کو۔ چھوڑ اس انتظار کو۔ آج یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں، آئے گا جو تمہارے تسکین قلب کا موجب بنے۔ آج مرکز نگاہ تم نہیں بلکہ گلبرگ ہے' وہ گلبرگ جہاں بڑے بڑے لوگ آباد ہیں۔ کون بڑے لوگ اور کیسے بنے وہ اتنے بڑے؟ چلئے جانے دیجئے اس بات کو اس میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام آ جائیں گے' چھوڑیں ان بے کار کی سوچوں کو آیئے چلتے ہیں گلبرگ کے مین بلیوارڈ پر آج سب راستے اسی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ سب کاریں ادھر ہی کا رخ کئے ہوئے ہیں۔ گہما گہمی ہے۔ لوگوں کا تانتا بندھا ہوا۔ کاروں کا جمگھٹا۔ ایک جم غفیر۔ اور کیوں نہ ہو آج یہاں ایک بہت ہی خوبصورت پھول میلہ ان سب کا منتظر ہے۔ چند ہی دنوں میں یہاں کا نقشہ ہی بدل گیا۔ بلکہ کل رات تک چپکے چپکے قناتوں کے پیچھے چھپا چھپا کر اس خطے کو مزین کیا جا رہا تھا۔ اور واقعی یہ جگہ کتنی حسین نظر آ رہی ہے۔ ایسی ڈیکوریشن شاید ہی کسی اور شہر میں دیکھنے میں آئی ہو۔ دلکش متنوع اور حسین۔ ایک سے ایک چیز بڑھ کے۔ گیٹ وہ روایتی گیٹ نہیں بلکہ یہ حسین پہرے دار جو سڑک کے دونوں جانب بصد احترام ایستادہ ہیں یہ کوئی بیس فٹ اونچے خوبصورت پھول اور پتے ہیں کیا خوبصورتی ہے۔ کتنی جاذب نظر ہے ہر شے۔ جی چاہتا ہے دیکھتے چلے جائیں' کہیں تتلیاں' کہیں پریاں۔ کہیں ڈینوسار کہیں چڑیاں اور طوطے۔ ایک درخت کی طرف بے شمار للچائی ہوئی نظریں اٹھ رہی ہیں۔ کچھ انگلیاں خود بخود حرکت میں آگئیں گویا وہ پتنگ کی ڈور سے کھیل رہی ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ اس درخت پہ کوئی سو کے قریب پتنگیں۔ رنگین اور خوبصورت پتنگیں لٹک رہی ہیں۔ آگے دیکھئے چڑیا گھر کا ایک حصہ اڑ کے یہاں پہنچ گیا۔ مگر ہرن جو پنجروں میں بند ہیں' بڑے ہی پریشان دکھائی دیتے ہیں کیونکہ اتنی بہت سی روشنیاں ان کی آنکھیں چندھیانے کے لئے روشن کر دی گئی ہیں۔ وہ حیران ہیں کہ کیوں اتنے بہت سے لوگ انہیں رات کے وقت تماشہ بنائے ہوئے ہیں۔ کیا ہمیں قید کر کے اور ہمارا مذاق اڑا کر آپ اپنی آزادی منا رہے ہیں؟ یہی ہے آپ کی انسانیت؟

اچھا بھئی مجھے معاف کرنا مجھے تو ابھی بہت سی چیزیں دیکھنا ہیں۔ آگے کچھ اور پرندے اور جانور ہیں۔ لیکن یہ محض روشنیوں سے بنے ہوئے چمکتے ہوئے جانور ہیں۔ سکولوں کا جذبہ مسابقت واضح ہے۔ ہر سکول نے کوشش کی ہے کہ اس کو الاٹ شدہ قطعہ زمین دوسرے سے بہتر طور پر سنور جائے۔ پہاڑ و دریا نظر آ رہے ہیں۔ جھولے لٹک رہے ہیں۔ گاڑیاں چل رہی ہیں۔ پھولوں نے مختلف روپ دھار رکھے ہیں۔ پھول ہی پھول۔ شاخوں سے جھولتے ہوئے پھول' مصنوعی بھی اور اصلی بھی' گملوں سے سر ابھارتے ہوئے پھول۔ درختوں سے لٹکتے ہوئے پھول' دلوں کو لبھانے والے پھول۔ ایک جگہ پہ اتنے بہت سے پھول' لاہور کی نرسریاں اجڑ گئیں تا پھول میلے میں بہار آ سکے۔ پھر پھولوں کے پیش کرنے کے انداز۔ ان کی ترتیب کے کئی نمونے۔ خوبصورتی ہی خوبصورتی۔ اتنی دولت۔ اتنی محنت اس سجاوٹ میں جھونک دی گئی ہے تو کیوں یہ خطہ وقتی طور پر جنت ارضی نہ بن جائے۔ مجھے تلاش تھی کہ میں اس رنگ و نور کے سیلاب میں۔ اس ست رنگی کہکشاؤں کے علاقہ میں ان چمکتی دمکتی روشنیوں کی دنیا کہیں وہ بھی ہیں جن کے نام پہ یہ میلہ منعقد کیا گیا؟ قرارداد پاکستان کی ایک جھلک تو نظر آئی اور آخر قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح بھی نظر آ گئیں۔ مگر اس چمکتی جگمگاتی۔ دل لبھاتی روشنیوں میں ان کے حصہ میں ایک بلب بھی نہ آیا۔ پھولوں کو تو روشنی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ پھول ہی پھول میلہ کے مرکزی کردار ہو سکتے ہیں۔ مگر ان راہنماؤں ان قائدین کو کیا ضرورت تھی' کیا وہ بھی اہم ہیں؟

بہر حال یہ علاقہ آج جنت نگاہ ہے۔ لوگ سر دھن رہے ہیں۔ چمکتی مسکراتی آنکھوں سے اس خوبصورتی کو دیکھ رہے ہیں جو ارد گرد بکھری ہوئی ہے۔ سب اس پھول میلے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں' پھول ہی پھول۔ مگر خوشبو کہاں۔ نہ جانے یہ کیا ہوا؟ شاید ان پھولوں پر بھی ان انسانوں کا سایہ پڑ گیا جو خود خوشبو سے خالی ہو چکے ہیں۔ جو بظاہر تو خوبصورت نظر آتے ہیں لیکن اندر سے بھیڑیئے۔ باہر سے تو حسین' اندر جھانکیں تو حد درجہ مکروہ' باہر' لپا پوتی مگر اندر تعفن۔

ہم کونسا دن منا رہے ہیں؟ اس سال ہم نے کونسا کارنامہ کیا ہے جس پہ خوشی کا اظہار کریں۔ کون سی ایسی بات کی ہے جس پر سر فخر سے بلند کریں؟ آیئے یوم استحکام پاکستان منائیں کیونکہ ہماری سوچیں پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی طرف منتقل ہو رہی ہیں۔ آیئے تجدید عہد کریں کہ ہم اس پاک سرزمین کو' جو ہم نے بہت جدوجہد کے بعد حاصل کی' انسانی خون سے رنگ دیں گے۔ آیئے اتحاد۔ ایمان اور تنظیم کا نعرہ بلند کریں کیونکہ ہم نے اتحاد کی تعلیم پہ عمل پیرا ہو کر اس سال بہت منافرت کے بیج بوئے بہت فرقہ وارانہ کشیدگی کا مظاہرہ کیا۔ آیئے تنظیم کی بات کریں۔ کیونکہ اس سال ہم نے دہشت گردی کے سب ریکارڈ توڑ دیئے۔ اور ایمان؟ خیر یہ موضوع رہنے ہی دیں تو بہتر ہو گا۔ آیئے عہد کریں کہ ہم اتحاد ایمان اور تنظیم کی دھجیاں بکھیر دیں گے۔ قائد نے کیا کہا۔ وہ تو قصہ ماضی ہو چکا۔ ہمیں تو نئی روایات قائم کرنی ہیں۔ دہشت گردی کی۔ منافرت کی۔ انسانی خون کی ارزانی کی۔ آیئے اپنے ان قابل فخر کارناموں پہ فخر کا اظہار کریں۔ اے کاش کوئی ہمیں اس قعر مذلت سے بچائے جس میں ہم گرتے جا رہے ہیں۔ کاش کوئی ہمیں انسان بنا دے۔ کاش ہمیں صراط مستقیم پہ چلا دے۔ اللہ تو ہی اس ملک کی حفاظت کر تو ہی ہمیں ہدایت دینا۔ ہمارا سر تیرے ہی آستانہ پر جھکا ہوا ہے تیری ہی رحمت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ ہماری فریادیں سن!

## "پتہ درکار ہے"

- محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میاں نور الحق صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۹۷ نے پیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خان نے وصیت کی تھی اس کے بعد حلقہ لاہور چھاؤنی میں مقیم رہیں لیکن اس کے بعد دفتر سے رابطہ نہیں۔
- مکرمہ زینب نور صاحبہ (بنت منشی فضل الٰہی صاحب زوجہ صوفی نبی بخش صاحب) قوم راجپوت نے بمقام قادیان ضلع گورداسپور سے ۴۳ء میں وصیت کی تھی۔
- محترمہ ناصرہ بیگم بشریٰ صاحبہ زوجہ محترم محمد اکرم صاحب وصیت نمبر ۱۵۳۱۹ سال ۹۲ء تک مکان نمبر L۴۴۰ حاجی لیمو گوٹھ بلاک نمبر ۳ گلشن اقبال کراچی کے ایڈریس پر مقیم تھیں۔
- محترمہ آصفہ ممتاز صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد رفیق اعوان صاحب وصیت نمبر ۱۸۷۱۸ نے کوہاٹ سے وصیت کی تھی۔
- محترمہ غلام بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۲۵۷۲ زوجہ مکرم حیات محمد صاحب ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس تحصیل کبیر والہ ضلع خانیوال سے ۱۹۴۹ء میں وصیت کی تھی۔

اگر مندرجہ موصیات خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب پڑھیں تو دفتر وصیت کو ان کے مکمل پتہ کے ساتھ مطلع کریں۔

مولانا عبد الباسط شاہد

# خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

پاکستان میں شرح ناخواندگی خوفناک حد تک کم ہے۔ اس علمی پسماندگی کو دور کرنے کی مختلف کوششیں جاری ہیں مگر تاحال کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ ناخواندگی کے مسئلہ کے پیچھے جو عوامل واسباب کار فرما ہیں ان کو معین کر کے ان کا ازالہ کئے بغیر اس سلسلہ میں کوئی ترقی قریباً ناممکن ہے۔ علم اور علماء کی ناقدری جہالت پیدا کرتی ہے اور اس کے برعکس علم کی ترقی اور خدمت دین کا جذبہ علم اور علماء کی قدر دانی سے پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد جہالت و ناخواندگی کی وجہ یا علم و علماء کی ناقدری کے متعلق نہایت دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے بارہا بتایا ہے کہ جو لوگ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں ان کا اصل اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے لیکن جہاں تک جماعت کی ذمہ داری کا تعلق ہے وہ اپنے فرض سے اس وقت تک کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنے اندر یہ احساس پیدا نہیں کرتی کہ ان کی خدمت کرنے والوں کے مقابلہ میں دنیا کا ایک بڑے سے بڑا عہدیدار بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا اگر اس احساس کو تم لوگ زندہ رکھو گے تو تمہاری اولادوں میں بھی دین کی خدمت کرنے کا جذبہ زندہ رہے گا اور ہمیشہ تمہیں دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والے لوگ میسر آتے رہیں گے۔ لیکن اگر تم نے بھی دنیوی اعزاز رکھنے والوں کو ہی عزت دینی شروع کر دی اور جب کسی نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو رشتہ داروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کھائے گا کہاں سے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدمت دین کا جذبہ تمہاری آئندہ نسل کے دلوں میں سے مٹ جائے گا اور وہ کہیں گے کہ آؤ ہم بھی اس راستہ پر چلیں جس پر چل کر ہمیں دنیا میں عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ بے شک اصل عزت وہی ہے جو ایک متقی کو حاصل ہوتی ہے اور اصل انعام بھی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے مگر کوئی چیز اپنے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اگر ماحول ایسا ہو جس میں دین کی خدمت کرنے والوں کو اس نگاہ سے نہ دیکھا جاتا ہو جس نگاہ سے دیکھے جانے کے وہ مستحق ہیں تو لازماً کمزور طبائع اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ پس میں جماعت کو ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اس رویہ میں تبدیلی پیدا کرے"

دینی علم اور علماء کی قدر دانی کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ مرض ہماری جماعت میں بھی پایا جاتا ہے۔ جب بھی وقف زندگی کی تحریک کی جائے اور نوجوانوں سے کہا جائے کہ وہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کریں تو اول تو کھاتے پیتے لوگوں کی اولاد وقف زندگی کی طرف آتی ہی نہیں اور پھر جو لوگ آتے ہیں امراء ان کی طرف تحقیر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان سے بات کرنا یا ان کے ساتھ چلنا پھرنا ہماری طرف سے ایک قسم کا تذلل ہے ورنہ خود یہ اس بات کے مستحق نہیں ہیں۔ اس طرح ان کی شادیوں اور بیاہوں میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں اور میرے نزدیک یہ بہت بڑے قومی تنزل کی علامت ہے اگر واقع میں یہ درست ہے کہ (تم میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) تو خدا تعالیٰ کے حضور جس کو عزت حاصل ہو ہمیں اس کو عزت دینی چاہئے۔ یا تو ہمیں تسلیم کرنا چاہئے کہ جو شخص بڑا دنیادار ہو وہ خدا کے حضور معزز ہوتا ہے اور اگر یہ بات درست نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جن کو عزت دیتا ہے یقیناً ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم ان کو عزت دیں اور ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں عزت پانے والے کے مقابلہ میں دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔"

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۴ء)

آپ جماعت کو بطور نصیحت فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ خدمت دین ہی سب سے بڑی۔ سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع خوبی ہے۔ جب تک طبائع میں یہ احساس پیدا نہ ہو گا دین کا ادب اور احترام قائم نہیں ہو سکتا اور جو قوم اپنے دین کا ادب اور احترام نہیں کرتی وہ زیادہ دیر زندہ بھی نہیں رہ سکتی.......

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ معمولی مسئلہ نہیں کہ اس کی پرواہ ہی نہ کرو بلکہ تمہیں چاہئے کہ اسے میخ کی طرح اپنے دلوں میں گاڑ لو یہاں تک جماعت کے ہر فرد کو یہ پختہ یقین ہو جائے بلکہ قیامت تک یہ یقین رہے کہ دین کی خدمت کرنے والا ہی سب سے بڑا معزز ہے۔"

---

میاں محمد ابراہیم

# میرے دو رفقاء کار

شاید میں نے پہلے بھی سکول کے زمانہ کے اپنے دو نیک اور مخلص رفقاء کار کے قابل قدر خصائل کے متعلق الفضل میں لکھا ہو۔ آج بر سبیل تذکرہ محترم سیفی صاحب سے گفتگو کے دوران ان کی یاد تازہ ہو گئی۔ تو حصول ثواب اور نوجوانوں کو ایسے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی تحریک و تحریص کے لئے ذیل کے امور کا ایک مدت کے بعد ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی میرے سیکنڈ ماسٹر تھے۔ صحیح معنوں میں دست راست۔ اور معتمد علیہ۔ مجھے حساب کتاب سے لگاؤ نہ تھا۔ لیکن چوہدری صاحب موصوف۔ نامور ریاضی دان تھے۔ میں نے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوتے ہی ۱۹۵۶ء میں۔ جو پہلا آرڈر لکھا۔ وہ یہ تھا کہ تمام مالی معاملات جن سے میرا تعلق ہے۔ محترم چوہدری صاحب کی تصدیق اور دستخطوں کے بعد ہی میرے سامنے پیش کئے جائیں۔ چنانچہ میری ہیڈ ماسٹر شپ کے دوران اسی طریق کار پر عملدر آمد ہوتا رہا۔ میں روایتی محاورہ کے مطابق۔ "آنکھیں بند کر کے" اس دستاویز پر دستخط کر دیتا۔ جس پر میرے معتمد علیہ دیانتدار دوست کے دستخط ثبت ہوتے۔ بحیثیت مدرس چوہدری صاحب موصوف کی ایک منفرد خوبی یہ تھی کہ وہ ریاضی کا جو مسئلہ (proposition) بھی کلاس میں پڑھاتے۔ اس کو باقاعدہ طلباء کو پڑھانے سے پہلے اپنی کلاس کے ساتھ مل کر دعا کرتے۔ کہ اللہ تعالیٰ متعلقہ مسئلہ سمجھانے کی اور طلباء کو اسے پورے طور پر سمجھنے کی توفیق دے۔ کلاس میں استاد اور شاگردوں کا جماعتی طور پر سبق شروع کرنے سے پہلے دعا کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہی استادوں کا شیوہ تھا۔ جس کا محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب خاص طور پر اہتمام کرتے تھے۔

اب اپنے ایک انگریزی پڑھانے والے استاد کا ذکر خیر بھی کر لوں۔ محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی (بنگالی صاحب) نیکی اور اتقاء کا نمونہ تھے۔ آپ سیدھی سادھی طبیعت کے مالک۔ منکسر المزاج بزرگ تھے۔ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کا ایک قانون یہ تھا کہ ایک خاص فیصدی حاضری جب تک نہ ہو۔ کوئی طالب علم اس میں شامل نہ ہو سکتا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ ہائی سکولز کے ہیڈ ماسٹرز اس "ٹوہ" میں رہتے تھے کہ دوسرے سکولوں کے معروف کھلاڑی کی حاضری تو مطلوبہ اوسط سے کم نہیں۔ اس کے لئے آخری دن تک حاضری کے رجسٹروں کو چیک کیا جاتا تھا۔ ہمارا فٹ بال کا ایک کھلاڑی جو ہمارا گول کیپر بھی تھا۔ وہ اسی صورت میں ٹیم میں شامل ہو سکتا تھا کہ ٹورنامنٹ کے شروع ہونے کے دن تک وہ کلاس میں حاضر ہوتا رہے۔ محترم بنگالی صاحب نے اس خیال کے ماتحت کہ جب تک کوئی طالب علم باقاعدہ طور پر کلاس روم میں حاضر نہ ہو۔ وہ حاضر شمار نہیں ہو سکتا۔ یعنی وہ کھلاڑی جو سکول کے انتظام کے ماتحت میدان میں مشق کر رہا ہو۔ اصطلاحی طور پر "حاضر" نہیں گنا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے ایک کھلاڑی کی جو میدان میں تو موجود تھا۔ لیکن کلاس میں حاضر نہ تھا۔ غیر حاضری لگا دی۔ اور وہ کھلاڑی ٹورنامنٹ میں شامل نہ ہو سکا۔ (کھلاڑی ویسے بھی حاضری میں باقاعدہ نہیں ہوتے) مخالف کیمپ والوں نے رجسٹر چیک کیا۔ رجسٹر پر اس کی غیر حاضری لگی ہوئی تھی۔ اور وہ لڑکا ٹیم میں شامل نہ ہو سکا۔ اس کی جگہ جو لڑکا گول کیپر بنایا گیا وہ اناڑی تھا۔ کھیل شروع ہوا۔ اور ہمارے خلاف جلد ہی ایک گول ہو گیا۔ اب یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر گول کیپر کی غیر حاضری نہ لگائی جاتی۔ تو ہمارے خلاف گول نہ ہوتا۔ یہ کیفیت محترم بنگالی صاحب کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ جس کا انہیں بعد میں بہت افسوس اور صدمہ ہوا۔ ہم ہار رہے تھے۔ وہ کھیل کے میدان سے ملحق اپنے کوارٹر میں چلے گئے۔ اور جاتے ہی سجدے میں پڑ گئے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ میری وجہ سے ٹیم ہار رہی ہے۔ اللہ نے ان کی دعا سن لی اور ہماری ٹیم نے دو گول کر دئے اور ہم جیت گئے۔ جیتنے کی خوشخبری ان کے کانوں میں پڑی تو سجدہ سے اٹھے۔

---

بقیہ صفحہ ۵

نے ربوہ میں قیام کیا اور یہاں بھی جماعتی کام کئے۔ قیام لاہور میں آپ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے صدر رہے جماعتی استحکام کے لئے احباب جماعت کے ساتھ تعاون کرتے تھے ہر دلعزیز اور ملنسار تھے۔ غریب پرور۔ چہرہ سے ہر وقت مسکراہٹ مزاح بھی کرتے مگر لطیف رنگ میں انجائنا کے مریض تھے مگر اس بیماری کا مقابلہ کیا میں نے ان کو احمدیت کا فدائی خادم پایا ان سے مل کر بہت ہی خوشی ہوتی۔ ایک بار مجھے کہنے لگے کہ میری زندگی کی بہترین یاد سوچیں۔ کہ عاجز نے حضرت بانی احمدیت کے کئی رفقاء کی زیارت کی ہوئی ہے۔ اور مجھے ان کی صحبت سے استفادہ کرنے کی سعادت ملی اور ان کی دعاؤں کو لیا وہ عظیم اور مبارک ہستیاں تھیں جن کے نقوش جاوداں قائم و دائم ہیں۔ اور ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں ان کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔ اور وہ مجھے ہر وقت چلتے پھرتے۔ نظر آتے ہیں۔ سردار بشیر ایک بزرگ زادہ تھے۔

---

☆ "بچپن ہی سے ان واقفین (نو) بچوں کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یادرفتگان ○○○ ☆ ○○○ ☆ ○○○ ☆ ○○○

میاں منور احمد جھنگ صدر

# انجینئر چوہدری عبدالحمید

یہ فروری ۱۹۸۸ء کی بات ہے انجینئر چوہدری عبدالحمید صاحب جو کہ خاکسار کے بہنوئی تھے نے مجھے چھٹی لے کر لاہور آنے کو کہا وجہ یہ تھی کہ آپ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا چھ یا سات دن خاکسار کو آپ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ ذیابیطس کے مریض تھے مرض اتنی شدید پہلے کبھی نہ ہوئی تھی مگر چونکہ یہ مرض الموت تھی اس لئے شدید حملہ ہوا تھا۔ شوگر نے گردے ناکارہ کر دیئے۔ مصنوعی طریقے سے گردوں کا کام لیا گیا۔ یہ عارضی انتظام تھا مستقل یہ تھا کہ گردے تبدیل کئے جائیں۔ حکومت میں یہ اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے یعنی آپ محکمہ ہائی وے پنجاب میں "ڈائریکٹر برجز" تھے۔ محکمہ نے کمال مہربانی سے فوری طور پر بغرض علاج بیرون ملک بھجوانے کے انتظامات کر دیئے مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ بیرون ملک جانے سے قبل ہی ایک روز اچانک طبیعت خراب ہو گئی ڈاکٹروں نے سر توڑ کوشش کی مگر آپ جانبر نہ ہو سکے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔

آپ ایک قابل انجینئر تھے ۱۹۵۴ء میں پاکستان انجینئرنگ کالج (موجودہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) سے سول انجینئرنگ میں گریجویشن کی۔ آپ نے کئی ایک پلوں، سڑکوں اور عمارات کی جزوی یا مکمل ڈیزائننگ اور کنسٹرکشن کرائی۔ چنیوٹ کے نزدیک دریائے چناب پر زیر تعمیر پل کا ڈیزائن اور سروے آپ کی نگرانی میں ہوا جب کہ آپ ڈائریکٹر برجز پنجاب کے عہدہ پر فائز تھے۔ اسی طرح متعدد پل یا سڑکیں ہیں جن پر آپ نے جزوی یا مکمل کام کیا۔ یہ سب کچھ اس بات کا غماز تھا کہ آپ ایک انتھک محنت کرنے والے تھے۔ عمر کے آخری ایام میں آپ نے از خود کمپیوٹر آپریٹ کرنا سیکھا اور اپنے بعض تیار کردہ پلوں کے ڈیزائن کمپیوٹر میں فیڈ کر کے محکمہ کے حوالے کئے علاوہ ازیں خلافت لائبریری ربوہ کی ڈیزائننگ میں اہم کردار ادا کیا۔

آپ کو جماعت سے گہرا لگاؤ تھا۔ یہ لگاؤ ہی تھا جس کے باعث سمن آباد لاہور میں آپ کا گھر پہلا نماز سنٹر بنا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ میانوالی میں بطور ایکسین بلڈنگ تعینات تھے وہاں آپ نے مقامی احباب کے تعاون سے بیت الذکر تعمیر کرائی۔

آپ ہر امام جماعت احمدیہ سے رابطہ رکھتے تھے۔ ۱۹۶۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے آپ خوشاب میں ایس ڈی او ہائی وے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) وقتاً فوقتاً "جابہ" تشریف لے جاتے حضرت صاحب نے آپ سے فرمایا کہ احباب کو یہاں آنے سے دقت ہوتی ہے بہتر ہو گا اگر نشان دہی کرنے والا بورڈ لگا دیا جائے۔ آپ نے ارشاد کی تعمیل میں سڑک کے کنارے بورڈ لگوایا جو "جابہ" کی نشاندہی کرتا تھا۔

آپ ایک اچھے فوٹوگرافر بھی تھے اگرچہ بطور پروفیشن اختیار نہ کیا۔ ابتدائی سادہ کیمرے اور خود تصویریں ڈویلپ کرنے سے لے کر وڈیو فوٹو گرافی تک اپنے شوق کو پہنچایا اس کی ابتدا اس طرح ہوئی ۱۹۵۳ء میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائل پور (فیصل آباد) کو جماعتی ضرورت کے تحت ایک ایسے خادم کی ضرورت تھی جو تصویریں کھینچنے کے ساتھ ڈویلپ بھی کر سکیں چنانچہ آپ نے جماعتی ضرورت کے تحت کام سیکھا اور جماعت کی خدمت کی۔ ۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ پر آپ فوٹوگرافی کر رہے تھے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے آپ کو فرمایا کہ ساری جلسہ گاہ کو ایک ہی تصویر میں کور کریں آپ نے ارشاد کی تعمیل میں پوری جلسہ گاہ کی مختلف زاویوں سے تصاویر بنا کر پھر ان کو لا کر ایک تصویر کی صورت میں حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی اور آپ کی خوشنودی حاصل کی اس کے علاوہ حضرت صاحب کی خواہش پر ایک تصویر آپ کی بنا کر بطور تحفہ پیش کی۔ آپ علاوہ فوٹو گرافی کے ہومیو پیتھی سے بھی واقف تھے۔

الختصر آپ نے بطور انجینئر بطور فوٹوگرافر کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کی ۱۹۷۴ء میں جب کہ آپ ڈپٹی ڈائریکٹر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن لائل پور (فیصل آباد) تھے احباب جماعت کی کافی امداد کی فلیٹس تعمیر کرائے انہیں دنوں آپ کے گھر پر حملہ کیا گیا۔

آپ کے پسماندگان میں بیوی اور تین بچے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند قادر و توانا محض اپنے فضل و کرم سے پسماندگان کی ہر قسم کی پریشانیاں دور فرمائے اور ہر قسم کی خوشیاں عطا فرمائے۔ اور خادم دین و نافع الناس بنائے۔ اور بھائی جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

---

شیخ نور احمد منیر

# مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر

میرے اساتذہ میں مکرم حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ ہوا کرتے تھے آپ ہمیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں انگریزی پڑھایا کرتے تھے آپ کا طریقہ تعلیم و تدریس بہت ہی سادہ اور آسان ہوا کرتا تھا۔ آپ حضرت بانی احمدیت کے ان ابتدائی رفقاء میں سے تھے جن کو جماعتی خدمات کا نمایاں اعزاز حاصل ہوا آپ ہمیں قادیان کے مضافات میں لیجاتے اور پنجابی زبان میں تقریریں کرواتے آپ کثیر العیال بزرگ تھے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اگر کوئی ڈاکٹر ہوا تو دوسرا انجینئر اور کوئی الیکٹرانک کے پیشہ سے منسلک ہوا لڑکیاں لیڈی ڈاکٹرز ہوئیں۔ خود بھی بڑے محنتی تھے اور بچوں کو بھی اعلیٰ تربیت سے نوازا۔ گذشتہ دنوں ان کے صاحبزادہ مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر وفات پا گئے۔ میں نے ان کے انتقال کی خبر بڑے ہی ہم اور غم سے الفضل میں پڑھی ہمارا اخبار روزنامہ الفضل رابطہ کا بہترین وسیلہ ہے اس خبر کے پڑھنے سے پہلے ایک ہفتہ میری ان سے ملاقات بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی معانقہ ہوا میں نے پوچھا سردار صاحب آپ کہاں ہوتے ہیں کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قسم کی غیر معمولی مراعات سے نوازا ہے کہ میں گرمی کا موسم یورپ۔ امریکہ اور کینیڈا میں گزارتا ہوں اور سردی کا موسم پاکستان میں آج کل میرا کام سیرو سیاحت کرنا ہے اور میرا مرغوب کھانا برگر ہے۔

مکرم سردار بشیر احمد صاحب ان احباب جماعت میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص برکات سے نوازا اور اس کا اظہار بطور تحدیث نعمت کے کیا کرتے طویل عرصہ تک ملازمت کی۔ ملازمت میں ماحول کی وجہ سے بعض ملازمین لالچ اور طمع کا شکار ہو جاتے ہیں اور ناجائز فوائد حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان تمام کمزوریوں سے دور رکھا اور آپ نے ایک مثالی احمدی کا نیک نمونہ قائم کر کے دکھایا وفات سے پہلے آپ نے "اپنی داستان حیات" تحریر کی اس کتاب کے مطالعہ سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپ ایک ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ ۱۹۱۰ء میں آپ کی پیدائش قادیان میں ہوئی میٹرک کا امتحان نمایاں نمبروں میں پاس کیا قادیان کے ماحول میں عمدہ تربیت اور دینی تعلیم کا موقعہ ملا۔ بزرگان سلسلہ سے تعلقات قائم کئے ان کی دعائیں لیں۔ سکھر میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد رسول کالج ضلع گجرات میں داخلہ لیا اور ہر امتحان میں نمایاں نمبر حاصل کئے امتحان پاس کر کے محکمہ نہر میں ملازم ہوئے آپ کی سروس کا آغاز ۱۹۳۲ء میں ہوا سروس میں آتے ہی آپ نے ۱/۹ حصہ آمد کی وصیت کر دی۔ ہر ماہ انجینئرز کی میٹنگ میں آپ کی کارکردگی کی رپورٹ اچھی ہوا کرتی اور آپ کا کام افسران کی نگاہ میں تسلی بخش ہوتا اور آپ کے متعلق اس رائے کا اظہار ہوتا کہ۔

بشیر احمد ایک مستعد آدمی ہے اور آپ کے نمایاں کام کا اظہار ہوتا دوران ملازمت آپ کے کام کی دھاک بیٹھ گئی آپ کے محکمہ نہر میں متعدد اوورسیرز کے باوجود آپ کو کئی اہم اور پیچیدہ کاموں کے لئے کہا جاتا آپ ترقی کر کے ایکسین بن گئے۔ آپ کا نام بھی مقبول اور کام بھی مقبول دوران ملازمت اور سروس میں آپ کو عدن بھیجا گیا اور وہاں آپ نے ایک سال کی بجائے تین سال کام کیا کئی اہم پراجیکٹس آپ کے سپرد کئے گئے ان کو پایہ تکمیل تک پہنچایا آپ کی تنخواہ وہاں پانچ گنا ہو گئی۔ کئی سرکاری عمارات کی تعمیر کروائی اور آپ نے اپنے فرائض مفوضہ احسن طریقہ سے سرانجام دئے انگریز انجینئر آپ کے کام سے بہت ہی خوش تھے اور آپ کی بہت عزت کرتے تھے آپ عمارات کے خرچ کا اندازہ کم پیش کیا کرتے آپ کی یہ دیانتداری ہی آپ کی عزت اور ترقی کا باعث ہوئی۔

آپ نے پاکستان کے مختلف مقامات پر کام کیا اور ہر جگہ جماعت سے رابطہ رکھا اور جماعتی خدمات اور روایات کو قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمت خلق اور باہمی تعاون کی خوبیوں سے نوازا تھا اور کئی احمدیوں کو فائدہ پہنچایا اور اس میں آپ بشاشت اور مسرت محسوس کرتے۔

آپ نے سرکاری ملازمت ۳۸ سال کی۔ اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بھی ملازمت کی اور آنریری خدمات تعمیرات ربوہ رہائش گاہ امام جماعت وغیرہ سرانجام دیں۔

آپ کے انتہائی مخلصانہ تعلقات ائمہ جماعت کے ساتھ تھے اور والہانہ عقیدت کے جذبہ کے ساتھ آپ نے کئی جماعتی کام سرانجام دئے لاہور کی دارالذکر کی عظیم بلڈنگ کے لئے بھی آپ نے تعمیری کام کیا کئی افراد جماعت اپنے تعمیری کاموں کے لئے آپ سے مشورہ کرتے اور آپ ہر وقت حاضر اور مستعد۔ عاجز راقم نے ان کو بہت ہی خلیق پایا ربوہ میں ان کی رہائش محلہ دارالصدر میں تھی اور میری بھی اس محلہ کے قرب و جوار میں شیریں مزاج تھے۔

آپ نے سیرو سیاحت کے لئے دنیا کے کئی مقامات کا سفر کیا۔ دوبئی۔ لیبیا۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ لندن۔ ماسکو۔ لیننگراڈ۔ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ اور بعض مقامات کا کئی بار سفر کیا مثلاً لندن دس بار قیام کیا۔ کینیڈا میں چھ بار۔ اور جس جگہ پر تشریف لے گئے وہاں جماعت کے مشن ہاؤس سے رابطہ رکھا اور وہاں کام بھی کیا اور اس کی خدمت میں وہ خوشی محسوس کیا کرتے۔

جب ملک تقسیم ہو گیا تو قادیان سے ترک وطن کرتے وقت آپ قادیان میں مقیم تھے۔ وہاں حفاظتِ مرکزِ قادیان میں متعدد کام کئے اور بڑی جرأت سے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر کئی فرائض سرانجام دئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ

باقی صفحہ ۴ پر

بین الممکتی حالات - واقعات - شخصیات

# کانگریس (آئی) ہار گئی

صوبہ بہار بھارت کے مشرقی حصے میں ہے اور بڑا منہ زور صوبہ سمجھا جاتا ہے۔ گزشتہ روز انتخابات کے دوران جلد ہی یہ پتہ چل گیا تھا کہ وہاں کی ایک وسطی سیاسی پارٹی وزیر اعظم نرسیما راؤ کی کانگریس (آئی) کو شکست دینے پر تلی ہوئی ہے۔ اس پارٹی کا نام ہے جنتا دل۔ یعنی عوام کی پارٹی۔ وہاں شروع ہی سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ آسانی سے دوبارہ اس ریاست کی حکومت بنالے گی۔ یہاں ۱۹۹۰ء سے اسی پارٹی کی حکومت تھی۔ اور یہ اس وقت تک جاری رہی جبکہ مرکزی حکومت نے گزشتہ منگل کے روز وہاں انتخابات کے مناقشے کی وجہ سے اسے برطرف نہیں کردیا۔ جنتا دل نے ۱۰۹ میں سے ۷۳ حلقوں میں زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ دل کے کمیونسٹ ساتھی دس نشستیں لے گئے اور پتہ چلتا تھا کہ کئی دیگر نشستیں بھی انہیں ملنے والی ہیں۔ جمعہ کے دن گنتی شروع ہوئی اور یہ امید کی جاتی تھی کہ سوموار کے دن نئی حکومت اختیار سنبھال لے گی۔ نرسیمار اؤ کی کانگریس جو ہندوستان کی سب سے پرانی سیاسی پارٹی ہے نے اس وقت تک صرف ۱۳ نشستیں حاصل کی تھیں بہار کے اس سے قبل وزیر اعلیٰ لالو پرشاد یادیو نے اپنے مدمقابل کو ۲۳ ہزار ووٹوں سے ہرایا۔ جنتا دل نے کہا کہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہم جیت جائیں گے۔ اس کے نمائندہ جے پال ریڈی نے کہا کہ اپنے بائیں بازو کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہم نہایت آسانی کے ساتھ حکومت سازی کر سکیں گے۔

☆○☆

## رمزی احمد یوسف کا ساتھی

پوپ پال دوئم نے گزشتہ جنوری میں فلپائن کا دورہ کیا تھا۔ اس موقعہ پر پولیس کے سامنے یہ بات آئی تھی کہ پوپ جان پال کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک پاکستانی جس کا نام طارق رانا ہے اس کے اور رمزی احمد یوسف کے درمیان جو گفت و شنید ٹیلیفون پر ہوئی اس سے اشارہ ملا کہ یہ دونوں پوپ جان پال دوئم کو ہلاک کرنے کی سکیم بنا رہے ہیں۔ طارق رانا کو منیلا کی پولیس تلاش کر رہی ہے۔ رمزی احمد یوسف کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ اسے امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم دھماکہ کے سلسلے میں گرفتار کیا جاچکا ہے۔ وہ پاکستان میں پولیس کے ہاتھ لگا تھا۔ اور اسے امریکہ کے سپرد کردیا گیا تاکہ وہاں کے قانون کے تحت اس کے جرم کی اگر ثابت ہو تو سزا مل سکے۔

فلپائن کی حکومت نے رمزی کے خلاف ایک فلپائن ایرلائن کو بم سے اڑادینے کا کیس بھی تیار کیا ہے۔ یہ ہوائی جہاز جاپان جا رہا تھا جبکہ گزشتہ دسمبر میں اسے بم سے اڑایا گیا۔ اس میں ایک جاپانی ہلاک ہوا۔

☆○☆

## مقبوضہ کشمیر

کچھ عرصہ سے بھارت کی حکومت اس ارادے کا اظہار کر رہی ہے کہ وہ عنقریب مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کروائے گی۔ اگرچہ اس سلسلے میں وہ کبھی قدم آگے بڑھا لیتی ہے اور کبھی پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ کبھی ان کی طرف سے یہ بیان آتا ہے کہ حالات سازگار ہو رہے ہیں اور انتخابات یقینی ہیں اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ کوشش تو جاری ہے لیکن ابھی تک حالات پوری طرح سازگار نہیں ہیں البتہ انتخابات ہوں گے ضرور۔

مسلمان رہنماؤں نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں کسی انتخابات کی ضرورت نہیں۔ وہاں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق استصواب رائے ہونا چاہئے۔ جب تک انہیں استصواب رائے کا حق نہیں ملتا۔ اور وہ اس حق کو استعمال نہیں کر لیتے۔ وہاں انتخابات کی کوئی بات آگے نہیں بڑھ سکتی۔

جے۔ کے۔ ایل۔ ایف نے ایک حالیہ بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ بھارت کے دستور کے ماتحت جموں اور کشمیر میں انتخابات کو مسترد کیا جاتا ہے۔ اس پارٹی نے جو لمبے عرصے سے مزاحمت میں آگے آگے ہے اپنے چیئرمین امان اللہ خان کے ذریعے یہ بیان دلوایا ہے کہ وہ جموں اور لداخ میں انتخابات کو ناممکن بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے سکیم تیار کرلی ہے کہ یہ انتخابات جو ہمارے ساتھ ایک مذاق سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ انہیں نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس طرح عالمی برادری پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جموں اور کشمیر میں انتخابات کی نہیں بلکہ استصواب رائے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنی سکیم مناسب موقعہ پر عالمی برادری کے سامنے رکھیں گے۔

جے۔ کے۔ ایل۔ ایف نے یہ بھی کہا ہے کہ تیسرا آپشن جو انہوں نے پیش کیا ہے وہ اب عالمی برادری کی پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔ پاکستان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں بھی کھلے دل کے ساتھ تیسرے آپشن کو قبول کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چونکہ یہ بات انتہائی منطقی اور عقل مندانہ ہے اس لئے آہستہ آہستہ اس کو پذیرائی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کشمیر پوری طرح آزاد ہو جائے تو پاکستان کے حق میں یہ بات مفید ہوگی۔ کیونکہ وہ پاکستان کے چھوٹے بھائی کی حیثیت سے کام کرے گا۔ لیکن ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب پاکستان کشمیریوں کو آزادی حاصل کرنے میں مدد کرے۔ آخر یہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ انہیں چاہئے ہمارے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے ہماری مدد کریں۔ مسٹر امان اللہ خان نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ پیغام دور دور تک پہنچے اور عالمی برادری اس بات کو پوری طرح سمجھ لے کہ ہم نہ ہندوستان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں نہ پاکستان کے ساتھ۔ ہم آزادی چاہتے ہیں اور صرف آزادی حاصل کرنے ہی سے پاکستان کے قومی مفادات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

## آوم سپریم ٹروتھ فرقہ

جاپان میں زیر زمین گاڑی میں جو حادثہ ہوا تھا اس کی تحقیقات جاری ہے۔ ایک فرقہ جس کا نام آوم سپریم ٹروتھ ہے۔ اسے مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کے کئی دفاتر پر چھاپہ مار کر ایک ایسی گیس بنانے کے وسائل موجود پائے گئے ہیں جو ہٹلر کے زمانہ میں یہودیوں کو کیمپوں میں مارنے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ اور جس کا نام سارین گیس بتایا جاتا ہے۔ اس فرقہ کے سربراہ نے جو یورپ میں کسی پوشیدہ مقام پر رہائش پذیر ہے کہا ہے کہ اس حادثے کے ساتھ اس کے پیروکاروں کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن بہرحال ابھی تک آوم سپریم ٹروتھ کے علاوہ اور کسی کو شامل تفتیش نہیں کیا گیا۔ اس تفتیش کی ذمہ داری قومی پولیس ایجنسی ہی کو سونپی گئی تھی اور اس ایجنسی کے سربراہ تاکاچی کونی ماتسو تحقیقات میں سرگرم تھے لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ کسی نامعلوم فرد نے تاکاچی کونی ماتسو پر چار دفعہ فائرنگ کی اور انہیں ہلاک کر دیا۔ اس حادثے کے وقت وہ اپنے گھر سے نکل کر دفتر جا رہے تھے۔ حملہ کرنے والے کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ تقریباً چالیس سال کی عمر کا ہے اس کا قد پونے چھ فٹ ہے اور حملہ کرنے کے بعد وہ ایک بائیسکل پر فرار ہوا۔ جاپان میں عام طور پر دہشت گردی کے واقعات نہیں ہوتے۔ اکادکا ایسے قتل تو ہو سکتے ہیں جن کے قاتل پکڑے نہ جائیں لیکن جاپان ان ملکوں میں گنا جاتا ہے جہاں دہشت

باقی صفحہ ۷ پر

# اخبارات کے نام

ہیرلڈ کے مارچ ۱۹۹۵ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں شاہدہ شمیم ربوہ کہتی ہیں کہ مسٹر افتخار عارف نے پروین شاکر کے لئے جو مضمون ان کی وفات کے متعلق بعنوان "ایک رومانوی شخصیت کی وفات" ہیرلڈ کے جنوری ۱۹۹۵ء کے شمارے میں شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے جذبات واحساسات کا جس رنگ میں ذکر کیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پروین شاکر نہ صرف اپنی ہم عصر خواتین شعراء سے بلند و بالا نظر آنے والی خاتون تھیں بلکہ انہوں نے اپنے لئے ساری ادبی اور شعری دنیا میں اپنا نام پیدا کیا۔ اور اگر اچھے اچھے پاکستانی شعراء کی ایک مختصر سی فہرست تیار کی جائے جنہیں خاصی مقبولیت حاصل ہوئی اور جن پر انتقادی رنگ میں بھی خاصا کچھ لکھا گیا فیض احمد فیض کے بعد آپ کو بھلایا نہیں جا سکتا اور جب آپ کے معزز مضمون نگار کہتے ہیں کہ بہت کم شاعر ایسے ہیں جنہیں اتنی مقبولیت زندگی کے اوائل ہی میں ملی جتنی کہ پروین شاکر کو۔ مجھے اپنی طالب علمی کا وہ زمانہ یاد آتا ہے کہ آج سے بیس سال قبل جب ہمارے کالج اور یونیورسٹیاں' باقاعدگی کے ساتھ سالانہ ڈبیٹیز (Debates) اور مشاعرے منعقد کیا کرتے تھے اور یہ سب کچھ آل پاکستان Basis پر ہوتا تھا۔ لاہور کے کالج ایسی تعمیری اور صحت مند غیر نصابی تقاریب کا اس طرح انتظام کرتے تھے کہ دیگر کالج اور یونیورسٹیاں جو دوسرے شہروں میں ہیں وہ بھی حصہ لے سکیں۔ مجھے ایسا ہی ایک مشاعرہ یاد آرہا ہے اس وقت میں لاہور کالج کی طالبہ تھی۔ جہاں پروین شاکر کراچی کالج کی ایک ڈیبیٹنگ ٹیم اور چند شعراء کو ساتھ لے کر آئی ہوئی تھیں۔ جہاں انہوں نے اپنی نظمیں جو ادبی طور پر نہایت اعلیٰ کہی جاسکتی ہیں اس انداز سے پڑھیں کہ انہوں نے حاضرین کے دل جیت لئے۔

پروین شاکر نے اچانک اور اتنے ناقابل یقین المیے کے ساتھ اس دنیا کو خیرباد کہا ہے کہ ان کے بہت سے مداح ان کی موت کی خبر سن کر یقین ہی نہیں کرتے تھے۔ جہاں تک ادبی دنیا کا تعلق ہے یہ پروین شاکر کے بغیر وہی کچھ نہیں ہوگی جو ان کی موجودگی میں تھی۔ اگرچہ وہ ہم میں نہ ہوں گی لیکن ان کی شاعری کی خوشبو ہمیں اس بات کا احساس دلاتی رہے گی کہ وہ ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ اور یہ بات بالکل درست ہے کہ ان کے الفاظ' ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے والوں کو خوشی مہیا کرتے رہیں گے۔

# اطلاعات و اعلانات

## نکاح

○ مکرم شیخ ندیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد یاسین صاحب راولپنڈی صدر کا نکاح ہمراہ نعیمہ کوثر صاحبہ بنت امرالٰہی صاحب واہ کینٹ مورخہ ۲۴- مارچ ۱۹۹۵ء بروز جمعہ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے پڑھا- احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت ہو-

○ مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب صدر حلقہ سنٹرل پارک واہ کینٹ کا نکاح ہمراہ مکرم شاہد رسول صاحب حال جرمنی ابن مکرم مرزا غلام رسول صاحب دارالبرکات ربوہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج رشتہ ناطہ نے بیت دارالبرکات میں مورخہ ۹۵-۱-۱۴ کو پڑھا دولہا دولہن دونوں حضرت مرزا محمد دین صاحب آڑہ ضلع گجرات کے پوتا پوتی ہیں- احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین-

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سہیل اشرف صاحب آف بلانوالہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت گوہدپور ضلع سیالکوٹ کو مورخہ ۹۵-۳-۲۹ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے- بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام فریحہ صدف عطا فرمایا ہے- بچی مکرم محمد اشرف صاحب آف بلانوالہ سیالکوٹ زعیم انصار اللہ جماعت گوہدپور ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور شیخ اللہ بخش صاحب زرگر (وفات یافتہ) راولپنڈی کی نواسی ہے- احباب جماعت سے بچی کی صحت والی درازی عمر- خادمہ دین اور صالحہ بننے کے لئے درخواست دعا ہے-

## داخلہ ٹیسٹ

○ وہ طلباء جنہوں نے 6Th کلاس کا داخلہ ٹیسٹ دینا ہے- انہیں مطلع کیا جاتا ہے- کہ ان کا داخلہ ٹیسٹ ۹۵-۴-۸ کی بجائے اب ۹۵-۴-۱۰ بروز سوار صبح آٹھ بجے ہو گا- (ٹیسٹ ریاضی اور اردو کا ہو گا) طلباء وقت کی پابندی کریں-

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

## درخواست دعا

○ مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب مربی سلسلہ خوشاب کی اہلیہ صاحبہ علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب فیصل آباد ہسپتال مین داخل ہیں جہاں ان کے معدہ کا چوتھا کامیاب آپریشن ہوا ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے-

## "پتہ درکار ہے"

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ وصیت نمبر ۱۲۹۶۴ ولد مکرم چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ ساکن چک نمبر ۲۲- جی- ڈی ضلع ساہیوال سے ۱۹۵۱ء میں وصیت کی تھی- اس کے بعد موصی کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں- اگر موصی خود پڑھے یا اس کے عزیز اقارب پڑھیں تو دفتر ہذا کو مکمل ایڈریس کے ساتھ مطلع کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## امداد طلباء کے لئے مخیر حضرات توجہ فرماویں

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا شعبہ "امداد طلباء" مشروط باد ہے- جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے- لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ بجٹ میں کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو- (نگران امداد طلباء)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۲۹۹۸۲** میں سعد ذوالقرنین مجوکہ ولد ملک مبشر احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھائی کلاں ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۴ میں وصیت کرتا ہون کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- دو سوا ایکڑ زرعی زمین، واقع موضع کھائی کلاں ضلع خوشاب مالیتی نو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس درہم ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد سعد ذوالقرنین مجوکہ کھائی کلاں ضلع خوشاب حال ابوظہبی گواہ شد نمبر۱ ملک مبشر احمد مجوکہ والد موصی گواہ شد نمبر۲ حاشر احمد مجوکہ برادر اکبر موصی مسل نمبر ۲۹۹۸۰-

**مسل نمبر ۲۹۹۸۳** میں غلام فاطمہ بنت خادم حسین قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پچند ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-
(۱) زیورات طلائی وزنی چار تولہ چار ماشہ چار رتی مالیتی ۰۰-۱۷۷۵۰ روپے (۲) متفرق سامان جہیز وغیرہ مالیتی ۰۰-۹۲۵۰ روپے (۳) حق مہر نقد وصول شدہ تین ہزار روپے کل جائیداد مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ غلام فاطمہ پچند P.O خاص ضلع چکوال گواہ شد نمبر۱ رفیع احمد برادر حقیقی موصیہ گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد برادر حقیقی موصیہ-

**مسل نمبر ۲۹۹۸۴** میں رفیق احمد ولد چوہدری علی احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۵ گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- ۱- پلاٹ برقبہ ۲۰۰ مربع گز واقع گنا مارکیٹ کراچی مالیتی- ۴۰۰۰۰ روپے- ۲- کار کرولہ ماڈل ۱۹۸۲ء مالیتی- ۹۰۰۰۰ روپے- کل جائیداد- ۱۳۰۰۰۰ روپے- اس وقت مجھے مبلغ- ۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد رفیق احمد مکان نمبر ۵ شیٹ نمبر ۷ گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر۱ محمد داؤد وصیت نمبر ۲۰۵۱۸ کراچی گواہ شد نمبر۲ منیر احمد چیمہ ولد چوہدری کرم الٰہی مکان نمبر ۷ ۵ شیٹ نمبر ۶ بلاک A-4 گلشن اقبال کراچی

---

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں**

---

بقیہ صفحہ ۱

تو ساری زندگی یہیں پڑی ہے- ہم تو خواہ مخواہ جس کو پنجابی میں کہتے ہیں-
نجل خراب ہی ہوندے رئے اَسی- یعنی عمر ضائع اور خراب کر دی اپنی- تو وہ یہ تاثر لے لیتے ہیں- کیوں لیتے ہیں؟ اس لئے لیتے ہیں کہ اس کے مقابل پر ان کی ذات میں کوئی اعلیٰ اقدار نہیں ہوتیں جن سے وہ راضی ہوں- خالی برتن لے کے جاتے ہیں 'اس لئے وہ اس گندگی سے بھر جاتے ہیں-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سب اقدار کے بدلے تم بہتر اقدار اپنے اندر پیدا کرو اور مغفرت اور رضوان میں سبقت لے جانے کی عادت ڈالو جب تمہاری توجہ اپنے رب کی طرف مبذول ہو جائے گی اور اس کی رضا کی طرف مبذول ہو جائے گی تو یہ چیزیں لذت کھو دیں گی-

(از خطبہ ۲۲- اکتوبر ۱۹۸۲ء)

---

بقیہ صفحہ ۶

گردی نہیں ہوتی- زیر زمین ریلوے ٹرین میں جو ۲۰ مارچ کو دھماکہ ہوا تھا اس میں دس افراد مارے گئے تھے اور پانچ ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے تھے- اور جس گیس سے یہ حادثہ رونما ہوا اس پر تحقیقات کرتے ہوئے پتہ چلا کہ آوم سپریم ٹروتھ کے پاس یہ گیس موجود ہے اور وہ اس سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں- اب جبکہ اس تحقیقات کے سربراہ کو نشانہ بنایا گیا ہے تو آوم سپریم ٹروتھ پر جو الزام لگا ہے وہ اور بھی پختہ شکل اختیار کر لے گا- کہا جاتا ہے کہ اس سربراہ پولیس کے قتل سے تھوڑی دیر بعد کسی شخص نے ٹیلیوژن کے دفتر میں فون کر کے کہا کہ اس تحقیقات کو جو آوم فرقے کے خلاف کی جا رہی ہے بند کیا جائے- ورنہ یاد رکھا جائے کہ کچھ لوگ ہٹ لسٹ پر ہیں- اور انہیں قتل کرنے کے پروگرام بن چکے ہیں- سربراہ پولیس کے قتل کئے جانے کے بعد ذرائع ابلاغ کو ایک فیکس ملی جس میں اس حادثے سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا ہے-

خلافت لائبریری ربوہ



# خبریں

**ربوہ** : 9- اپریل-1995ء
رات بارش ہونے اور ہوا چلنے سے
موسم ٹھنڈا ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات میں امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے پریسلر ترمیم کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پریسلر ترمیم کند چھری ہے" یہ قانون پاکستان کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمہ کے لئے مذکورہ قانون الٹ اثر دکھا رہا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پریسلر ترمیم اور ایف ۱۶ کے معاملے پر کلنٹن انتظامیہ اور کانگرس میں اتفاق رائے ہو رہا ہے۔ وزیر اعظم نے پاکستان انوسٹمنٹ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا نئے دور سے گزر رہی ہے۔ میزائلوں کی بجائے اب تجارت' طاقت کی علامت بن چکی ہے۔ اپنے ملک میں مضبوط اقتصادی نظام کی بنیادیں رکھ دی ہیں۔

○ امریکی کانگرس میں دونوں پارٹیوں کے کئی ارکان اور مختلف کمیٹیوں کے سربراہوں نے پریسلر ترمیم کے بارے میں پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ امریکی سینیٹرز نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم میں ترمیم کی جا رہی ہے بے نظیر اچھی خبر لے کر پاکستان جائیں گی۔ دونوں پارٹیوں کے ارکان نے ایف ۱۶ طیارے دینے پر بھی زور دیا۔ سینیٹر بنجمن ڈرمین نے کہا کہ پاکستان سے گہرے تعلقات قائم کرنے کے لئے پریسلر ترمیم کا معاملہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ ناشتے پر خاتون سینیٹروں نے بے نظیر کی حمایت کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ پاکستان امریکہ کا پرانا حلیف ہے۔ اقوام متحدہ کی امن کوششوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم پر نظر ثانی چند ماہ میں متوقع ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات میں سینیٹر باب اور جیسی ہنری نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ پریسلر ترمیم بدلنے کا راستہ تلاش کر لیا جائے گا۔ سینیٹر براؤن نے کہا کہ میں اس سلسلے میں پاکستانی وزیر اعظم کے دلائل سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ پریسلر ترمیم کا متبادل راستہ ضرور تلاش کیا جانا چاہئے۔ سینیٹر لی ہملٹن نے کہا کہ اس ترمیم سے پاک امریکہ تعلقات پر برا اثر پڑا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ کلنٹن انتظامیہ پریسلر ترمیم کو تبدیل کرنے کے لئے خصوصی سفارشات پیش کرے۔

○ پاک فضائیہ کو امریکہ سے فاضل پرزے ملنے کا امکان ہے۔ یہ سپیئر پارٹس مل گئے تو یہ امریکہ کی طرف خیرسگالی کا چھوٹا سا مظاہرہ ہو گا ہتھیاروں کی مکمل فراہمی ابھی ممکن نہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکی تاجر پاکستان میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری اور پورا منافع لے کر واپس جائیں۔ امریکہ کے نجی سرمایہ کار اور حکومت واضح طور پر ہماری پالیسیوں کے حامی ہیں۔ میری حکومت نے ۱۷ ماہ میں ڈرامائی تبدیلیاں کی ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشت میں امریکی سرمایہ کاروں کو سرمایہ لگانے کی دعوت دی۔

○ امریکی سینٹ میں ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو کا دورہ پاک امریکہ تعلقات اور پائیدار دوستی کی علامت ہے۔ دونوں ملک ۱۹۴۷ء سے ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔ پاکستان سوویت یونین کی توسیع پسندی کے خلاف فرنٹ لائن ملک تھا۔

○ امریکی انتباہ کے باوجود بھارت نے پرتھوی میزائل اپنی فوج کے حوالے کر دیئے ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ پرتھوی میزائل سکڈ میزائل سے بہتر ہے۔ ۱۳۵ میل تک ایک ٹن ایٹمی اور کیمیکل ہتھیار پھینکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ میزائل فی الحال حیدر آباد دکن میں نصب کئے گئے ہیں۔

○ پاکستان میں یو ایس ایڈ کا مشن مئی میں بند ہو جائے گا۔ پریسلر ترمیم کے نفاذ کے بعد زیادہ تر عملہ واپس چلا گیا تھا۔ صرف ۵ ملازم باقی رہ گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ۴۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدے پہلے بھی ہوئے تھے لیکن کام شروع نہیں ہوا۔ وزیر اعظم کے اقتصادی مشیر مسٹر شاہد حسن نے کہا کہ معاہدوں کے فوری بعد ہی کام شروع نہیں ہو جاتا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ واشنگٹن میں پاکستانی وزیروں اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کا جمگھٹا لگا ہوا ہے۔ ان رہنماؤں کو یہاں بھیجنے کا مقصد اگر پاکستانیوں کی حمایت حاصل کرنا تھا تو اس کی جھلک نظر نہیں آئی۔ امریکہ میں جو فیشن شو کرایا جا رہا ہے اس سے سرمایہ کاری میں تو شاید مدد نہ ملے تاہم یہ پاکستانی ثقافت متعارف کرانے میں فائدہ مند ہو گا۔

○ وائس آف جرمنی نے انکشاف کیا ہے کہ کراچی کی مذہبی ولسانی جماعتوں سے رمزی یوسف کے رابطے تھے وہ ان جماعتوں کو عسکری امداد بھی دیتا رہا۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے قتل کی سازش میں ملوث شکور نے یہ انکشاف کیا ہے۔ امریکی سفارت کاروں کے قتل کی تحقیقات کرنے والی ایف بی آئی کی ٹیم پھر سرگرم ہو گئی ہے۔

○ شارجہ میں ہونے والے ایشیا کپ میں پاکستان نے بھارت کے خلاف فتح حاصل کرنے کے بعد بنگلہ دیش کے خلاف بھی کامیابی حاصل کر لی۔ بنگلہ دیش کی ٹیم صرف ۱۵۱۔ رنز بنا سکی جبکہ پاکستانی ٹیم نے صرف ۳۱۔ اوورں میں ۴ کھلاڑیوں کے نقصان پر سکور پورا کر لیا۔ وسیم اکرم مین آف دی میچ رہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے صدر کا اسمبلی توڑنے کا اختیار ختم کرنے کی حمایت کر دی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری مسٹر سرتاج عزیز نے کہا کہ پارلیمانی نظام جاری رہنا چاہئے مگر آزاد ارکان کے خاتمے سمیت بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن پہلے ایجنڈا طے ہونا چاہئے۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ریٹائرڈ حمید گل نے کہا ہے کہ میں قوم کو متحد کرنے کے لئے یونٹی تحریک چلانا چاہتا ہوں۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین کو وطن واپس لانے کے لئے برطانیہ سے رابطے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ برطانوی حکومت کو الطاف حسین کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ثبوت فراہم کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

---


نئے سال کی نئی کتابیں و کاپیاں بارعایت خریدیں
**رؤف بکڈپو** - کالج روڈ ربوہ- فون 212297
نوٹ : دوکان تبدیل ہو کر کالج روڈ نزد چرغہ ہاؤس منتقل ہو گئی ہے

• فرج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے
**احمد برادرز**
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: 451030 / 424994

شدید ناقابل برداشت درد
**PAINS CURATIVE SMELL**
**پینز کیوریٹو سمیل** سے منٹوں میں ختم- آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۵/ روپے- اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵ روپے ڈاک خرچ
**کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ** سے طلب کریں فون:- 04524-211283 / 771 فیکس :- 04524-212299

**برائے فروخت**
نیا اور جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ مکان رقبہ 14 مرلہ واقع رحمان کالونی نزد بیت الاقصیٰ 40 x 50 فٹ دو سڑکوں پر واقع = 4 عدد بیڈ روم مع ملحقہ 4 عدد غسلخانے' کشادہ ہال' ڈرائنگ' ڈائننگ روم کچن، سٹور' کشادہ صحن۔ تمام سہولیات بجلی' پانی و فون سے آراستہ۔ سوئی گیس پائپ منظور شدہ۔ اپنی بہترین جائے وقوع اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر کے باوجود معقول اور مناسب قیمت۔ رابطہ کیلئے
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
3 - بلال مارکیٹ ربوہ فون: 212399
3 - بیت العزیز رحمن کالونی ربوہ
فون : 211399

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
**مطب حمید**
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
**مشہور دواخانہ رجسٹرڈ**
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634